بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

دنیا مین ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نکیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔

ان اللہ قد صرح لکم وقت مسیحکم واتم من

بدر

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلہ

بدر رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۸۸

چہ گویم۔ با تو گرائی چہا در قادیان بینی | دوا بینی۔ شفا بینی غرض دار الامان بینی

سلسلۂ الجدید جلد ۱ نمبر ۱۹ | ۷۔ جمادی الثانی ۱۳۲۳ ہجری علی صاحبہا التحیۃ والسلام۔ جمعرات۔ ۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء | سلسلۂ القدیم جلد ۴ نمبر ۲۷

ای جہان منتظر خوش باش کامد لستان | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | آن مسیح و آخر مہدی آخر زمان

قیمت سالانہ

والیان ریاست سے
معاونین عہ
برضائے حہ
خود ے
عام قیمت عہ/بدر

اس سے زائد امداد کے طور پر جو کچھ احباب عطا فرماوین وہ بخوشی قبول کیا جاویگا سردست خریداری بہت کم ہے اور خرچ آمد سے دوگنا ہے اسواسطے امداد کی بہت ضرورت ہے۔

ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائیٹر بدر قادیان اور خط وکتابت بنام منیجر بدر ہونی چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا — مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
اندرین دین آمدہ از مادریم — ہم برین از دار دنیا بگذریم
آن کتاب حق کہ قرآن نام اوست — بادۂ عرفان ما از جام اوست
آن رسولے کش محمد ہست نام — دامن پاکش بدست ما مدام
مہر او باشیر شد اندر بدن — جان شد و باجان بدر خواہد شدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام — ہر نبوت را برو شد اختتام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست — زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود — آن نہ از خود از ہمان جائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال — وصل دلدار ازل بے او محال
اقتدائے قول او در جان ماست — ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
از ملائک و از خبرہائے معاد — ہر چہ گفت آن مرسل رب العباد
آن ہمہ از حضرت احدیت است — منکر آن مستحق لعنت است
معجزات او ہمہ حق ماند و راست — منکر آن مورد لعن خدا است
معجزات انبیاء سابقین — آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست — ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
یکسر مو دوری از آن عالیجناب — نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہے گا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور اور ظلم وخیانت اور فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت ان کا مغلوب نہ ہوگا اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلا ناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اسکی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہیں دیگا نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج وراحت اور عسر اور یسر اور نعمت اور بلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بقضاء ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ مین طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائے گا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کر لیگا۔ اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ مین دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دے گا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھے گا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی مین محض للہ مشغول رہیگا اور جہان تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائے گا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہے گا اور اس عقد اخوت مین ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

ڈائری

القول الطیب

۱۰۔ اگست ۱۹۰۵ء ۔ قبل عشاء

مسجد مبارک

ایک شخص کا سوال پیش ہوا کہ ایک جگہ مبارکؐ مبارکؐ کل امر یجعل فیہ مبارک ۔ والا الہام چھوٹی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے ۔ اور دوسری جگہ وہی الہام بڑی مسجد کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے حضرت نے فرمایا ۔ بعض الہام بار بار کئی دفعہ ہوتے ہین اور ہر دفعہ وہ جدا شان رکھتے ہین ۔ انی مہین من اراد اہانتک والا الہام بہت دفعہ ہوا ہے ۔ اور ہر دفعہ اس کا ظہور کسی نئے رنگ مین ہوا ہے ۔ ہر دفعہ اہانت کنندہ اور اہانت یافتہ کوئی نیا وجود ہوتا رہا ہے ۔ ایسا ہی الہام انی مع الافواج آتیک بغتۃً ۔ بہت کثرت سے ہوا ہے ۔ اور ہمیشہ خدائی فوجوں کی نصرت سے ایک نیا معجزہ پیدا ہوا ہے ۔ اسی طرح اکثر الہامات بار بار ہوتے ہین ۔ اور ہر دفعہ کوئی نیا رنگ رکھتے ہین اسی طرح قرآن شریف مین بھی بہت سی آیات ہین ۔ جو اپنے اپنے موقعہ پر جدا مطابقت رکھتی ہین ۔ اگرچہ ظاہر الفاظ ایک ہی ہین ۔ اللہ تعالیٰ کی صفت ہے ۔ کہ " کل یوم ھو فی شان " لیکن وہ مقامات کتب مجھے دکھانے چاہئین ۔ جن پر یہ سوال پیدا ہوا ہے ۔

حقیقت روح قدس

کسی شخص کا سوال پیش ہوا کہ آپ نے جبرئیل کے متعلق جو تحریر کی ہے ۔ اس سے یہ ظاہر ہوتا ہے ۔ کہ آپ کا خیال بھی سید احمد کی طرح ہے ۔ کہ روح الامین انسان کے اندر ہی ہے ۔ اور اس کے سوائے کوئی اور روح القدس اور جبرئیل نہین ۔

فرمایا ۔ یہ بالکل غلط ہے ۔ سید احمد کے ساتھ اس معاملہ مین ہمارے خیال کو کوئی مطابقت نہین ہمارا منشا یہ ہے ۔ کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے روح الامین کا نزول انسان پر اس وقت ہوتا ہے ۔ جبکہ انسان خود تقدس اور تطہر کے درجہ کو حاصل کر کے اپنے اندر بھی ایک حالت پیدا کرتا ہے ۔ جو نزول روح الامین کے قابل ہوتی ہے ۔ اس وقت گویا ایک روح الامین ادہر ہوتا ہے تب ایک ادہر سے آتا ہے ۔ یہ بات ہم اپنے حال اور اپنے تجربہ سے کہتے ہین ۔ نہ کہ صرف قال ہی قال سے اس کی بجلی کے ساتھ خوب مثیل مطابقت آسکتی ہے جب کسی جسم مین خود بھی بجلی ہوتی ہے ۔ تو آسمانی بجلی اس پر اثر کرتی ہے ۔ تجربہ سے دیکھا جائے ۔ تو قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے

عبادت نبی کریم

آج کل سخت گرمی پڑنے اور برسات کے نہ ہونے کا ذکر تھا ۔ فرمایا ۔ ایسے موقعہ پر نماز استسقیٰ کا پڑھنا سنت ہے ۔ مین جماعت کے ساتھ بھی سنت ادا کروں گا مگر میرا ارادہ ہے ۔ کہ باہر جا کر علیحدگی مین نماز پڑھوں اور دعا کروں ۔ خلوت مین اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزی کرنے اور دعا مانگنے کا جو لطف ہے ۔ وہ لوگوں مین بیٹھ کر نہین ہے ۔ اور بھی دعاؤں کا ذخیرہ ہے ۔ اسی مطلب کے واسطے مین نے باغ مین ایک چھوٹی سی مسجد بنائی ہے ۔ جس کو مسجد البیت کہنا چاہیئے ۔ فرمایا ۔ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات دو رنگ کے تھے ۔ ایک ظاہر اور ایک مخفی ۔ آپ کی پہلی عبادت وہی تھی ۔ جو آپ نے غار حرا مین کی ۔ جہان کئی کئی دن ویرانہ پہاڑی کی غار مین جہان ہر طرح کے جنگلی جانوروں اور سانپ چیتے وغیرہ کا خوف ہے ۔ دن رات اللہ تعالیٰ کے حضور مین عبادت کرتے تھے اور دعائیں مانگتے تھے ۔ قاعدہ ہے ۔ کہ جب ایک طرف کی کشش بہت بڑھ جاتی ہے ۔ تو دوسری طرف کا خوف دل سے دور ہو جاتا ہے ۔ بعض عورتوں کو جو بہت ہی ڈرنے والی طبیعت کی ہین ۔ دیکھا گیا ہے ۔ کہ کسی بچے کی بیماری کے وقت اندہیری راتوں مین حسب ضرورت ایسی جگہ جاتی ہین ۔ جہان دن کو نکلنا ان کے واسطے دشوار ہے ۔ ایک مرتبہ ایک شخص کو دیکھا کہ وہ زلزلہ کے وقت خوف سے اونچے مکان سے نیچے کودنے لگا ۔ لوگوں نے پکڑ لیا ۔ جب خوف الٰہی اور محبت غالب آتی ہے ۔ تو باقی تمام خوف اور محبتین زائل ہو جاتی ہین ۔ ایسی دعا کے واسطے علیحدگی بھی ضروری ہے ۔ اسی پورے تعلق کے ساتھ انوار ظاہر ہوتے ہین ۔ اور ہر ایک تعلق ایک ستر کو چاہتا ہے

فرمایا ۔ آج کل حبس اور گرمی اور برسات کی کمی کسی امر کی تمہید ہے ۔ جو آگے ظاہر ہوگا ۔ معلوم نہین کہ کیا ہونے والا ہے ۔ ہم تو چاہتے ہین کہ ہرچہ بادا باد ۔ مگر خدا کی ہستی دنیا پر ثابت ہو جائے اور دین اسلام کی حقیقت ظاہر ہو جائے ۔ خواہ کسی طرح سے ہو ۔

وفات مسیح اجماعی مسئلہ

ایک شخص نے سوال کیا ۔ کہ اسلامی کتب مین حیات مسیح کی بات کہان سے آگئی ۔ حضرت مسیح نے فرمایا کہ یہ بات ایسی ہی ہے ۔ جیساکہ ہند کے مسلمان رسوم شادی و مرگ اب تک پرانے ہندوؤں کی طرح ادا کرتے ہین ۔ جب بہت سے عیسائی اور یہودی مسلمان ہوئے ۔ تو کچھ پرانے خیالات کا بقیہ ساتھ لائے ۔ وہی خیالات مسلمانوں مین منتقل ہو کر اور احادیث کی غلط فہمی بھی ساتھ مل کر یہ فاسد عقیدہ پیدا ہو گیا ۔ اور کتابوں مین درج ہو گیا ۔ ورنہ صدر اسلام مین اس کا نام و نشان نہ تھا ۔ بلکہ تمام نبیوں کی موت پر اجماع تھا ۔ لیکن ان لوگوں مین بھی بہتیرے ایسے ہین ۔ کہ حضرت عیسیٰ کی موت کے قائل ہین ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ وہ تین دن تک مرے رہے ۔ کوئی کہتا ہے ۔ کہ سات دن تک مرے رہے اور کوئی ہمیشہ کے لیے ان کا مر جانا مانتا ہے ۔ بہر حال اصل اجماع اسلامی وہ ہے ۔ جو در میان صحابہ کے ہوا صحابہ مین سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر ہوا کہ تمام انبیاء فوت ہو چکے ہین ۔ بغیر اس کے صحابہ کو آنحضرت کے مرنے کے بعد کبھی صبر نہین آسکتا تھا ۔ یہ مبارک اجماع حضرت ابوبکر کے ذریعہ سے ہوا ۔ اور اگر کسی کو یہ وہم تھا بھی کہ کوئی نبی زندہ ہے تو وہ بھی دور ہو گیا ۔ اور اس طرح آنحضرت صلعم کی موت کا صدمہ صحابہ کے دل سے اٹھا کہ نبی تو سب مرا ہی کرتے ہین اگر کسی فرد واحد کو قصور درایت کے سبب کچھ غلطی لگی ہوئی تھی تو وہ بھی دور ہو گئی ۔ خود خدا تعالیٰ کے کلام مین اس امر کا فیصلہ کیا گیا ہے کہ کوئی آسمان پر نہین جاتا ۔ جہان آنحضرت سے کفار نے آسمان پر چڑھنے کا معجزہ طلب کیا تو فرمایا قل سبحان ربی ہل کنت الا بشرا رسولا ۔ یعنی بشر رسول کبھی کوئی آسمان پر نہین چڑھا اور فرمایا ۔ ما محمد الا رسول ۔ قد خلت من قبلہ الرسل افائن مات او قتل ۔ یعنی کوئی نبی نہین جو فوت نہین ہو چکا پس اگر یہ نبی مر جائے یا قتل کیا جائے ۔ تو کیا تم دین سے پھر جاؤ گے کتب سماوی اور تاریخ زمانہ بھی یہی شہادت دیتی ہین کوئی نظیر ایسی نہین کہ پہلے کوئی دو چار نبی آسمان پر گئے ہوں ۔ خود مسیح نے بھی یہی فیصلہ کیا کہ یوحنا ہی الیاس ہے ۔ ہان جس طرح آدم موسیٰ ۔ نوح اور دوسرے نبی آسمان پر گئے ۔ اس طرح بیشک حضرۃ عیسیٰ بھی گئے تھے ۔ چنانچہ شب معراج مین آنحضرتؐ نے سب کو آسمان پر دیکھا ۔ حضرت عیسیٰ کی کوئی خصوصیت نہ تھی ۔ افسوس ہے کہ ان لوگوں کی قوت شامہ ہی ماری گئی ہے خود زمانہ کی حالت سے بو آتی ہے کہ ایسا عقیدہ رکھنا عیسائیت کی پہلی اینٹ ہے بعض لوگ میری نسبت اعتراض کر کے کہتے ہین کہ مین نے بھی براہین میں ایسا ہی لکھا تھا مگر وہ نہین سمجھتے ۔ کہ یہی بات ہماری صداقت کی گواہ ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ہم کوئی منصوبہ بازی نہین کرتے خود اسی کتاب براہین مین ہمارا نام مسیح رکھا گیا اور خدا تعالیٰ کے تمام وعدے اسی کے اندر ہین ۔ اگر یہ غلطی مجھ سے براہین احمدیہ مین صادر نہ ہوتی ۔ تو ایک بناوٹ معلوم ہو سکتی تھی ۔

درس قرآن شریف

(مکتوبہ مولوی حکیم فضل الدین صاحب)

وَلَقَدْ اٰتَيْنَا دَاوٗدَ وَسُلَيْمٰنَ عِلْمًا وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ

اللہ کا نام رَبّ ہے۔ رَبّ کے معنے ادنیٰ درجہ اور ادنےٰ حالت سے اعلےٰ درجہ تک پہنچانے والا نباتات۔ حیوانات۔ جمادات۔ سب مین یہی حالت ہے۔ بڑ کا تخم دیکھو۔ کھجور کی گٹھلی کی پشت پر جو بار یک نشیب ہوتا ہے۔ اس کو دیکھو۔ پھر دیکھو کھجور کا اور بڑ کا کتنا بڑا درخت بن جاتا ہے۔ ابراہیم بڑا آدمی ہے۔ مگر اس کے باپ کے نام کی نسبت بحث ہے۔ کہ اس کا کیا نام تھا۔ بعض آذر کو ان کا باپ بتاتے ہین۔ بعض اس کے خلاف کہتے ہین۔ مگر ابراہیم ع کو اللہ تعالےٰ نے کس قدر بڑھایا کہ امریکہ اور یورپ نے جس کو خدا کہا۔ وہ بھی اسی کی نسل کا ایک انسان تھا۔ آج مسلمان باوجود اختلاف مذہب سارے کے سارے کما صلیت علیٰ ابراہیم پڑھتے ہین یہود اور عیسائیوں کو اس کی نسل سے ہونے کا فخر ہے غرض خدا تعالےٰ جس بیج کو بڑھاتا ہے۔ وہ کتنا بڑا ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ہمنے دیا تھا۔ داوٗد اور سلیمان کو علم۔ علم ایک بے نظیر ۔۔ ۔۔ ۔ عزت بڑھانے والی نعمت الٰہی ہے۔ کتا جو ذلیل ترین حیوانات ہے جب اس کو شکار کرنے کا علم ہو جائے۔ اس کی کتنی عزت ہو جاتی ہے۔ اسی طرح باز ایک وحشی پرندہ ہے۔ مگر سکھا ہوا کیسا معزز ہو جاتا ہے۔ غرض جس قدر علم زیادہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی قدر عزت زیادہ ہوتی جاتی ہے بلکہ انسان عالم انسان جاہل سے کتنا زیادہ معظم ہوتا ہے اور ملائکہ مین بھی علم کے مدارج سے ہی ترقی ہے۔ اللہ تعالےٰ نے جناب رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو ترقی علم کی دعا سکھائی۔ اور فرمایا۔ قل رب زدنی علما۔ اسی واسطے اس جگہ اللہ تعالےٰ نے علم کا ہی احسان جتلایا۔ چونکہ شکر سے نعمت مین ترقی ہوتی ہے۔ لئن شکرتم لازیدنکم اس لئے انھون نے بطور شکر نعمت عرض کی کہ وَقَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِيْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِيْنَ انھوں نے کہا۔ تمام تعریف اللہ تعالےٰ کو ہے۔ جس نے ہم کو فضیلت دی۔ اپنے بہت سے مومن بندون پر۔ شریرون بدمعاشون سے نہین کہا۔ بلکہ اکثر مومنین سے بھی فضیلت کا ملنا بیان فرمایا۔ حضرت داوٗد ع کے انیس[19] لڑکے تھے۔ مگر یہ فضیلت صرف سلیمان ع کو ہی ملی۔ جیسے فرمایا۔ وَوَرِثَ سُلَيْمٰنُ دَاوٗدَ وَقَالَ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ۔ حضرت سلیمان ع حضرت داوٗد کا وارث ہوا (علم و کمالات روحانی مین) اور کہا۔ اے لوگو۔ ہم کو علم منطق الطیر سکھلایا گیا۔ علم منطق الطیر کو یونانی مین ارنی سولوجیا سنسکرت مین بسنت راج۔ عبری مین وَہرا عَرف کہتے ہین یہ بڑا بھاری علم ہے۔ آوازون سے شکاری لوگ فایدہ اٹھاتے ہین۔ طبیب علاج مین اور سیاح پانی آبادی راستوں کا پتہ ان کے ذریعہ لگاتے ہین۔ روحانی لوگ کشف والے ان کے حالات سے اعلیٰ سے اعلیٰ عجائبات حاصل کرتے ہین۔ حضرت سلیمان کو دونوں قسم کے فوائد ظاہری و باطنی منطق الطیر سے حاصل تھے وَاُوْتِيْنَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ علاوہ اسی علم کے سب خبر ہم کو اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے مل گئی ہے۔ بعض جاہل کل شئ کے لفظ سے دھوکہ کھاتے ہین۔ اور جاہل قرآن سے دور جاتے ہین۔ تفصیلاً لکل شئ قرآن کریم کی مدح مین آیا ہے۔ پس اس سے وہ یہ امر نکالتے ہین۔ کہ ہر ایک عمل قران مین ہے۔ حالانکہ یہ بات غلط ہے اس جگہ اگر وہی معنے لئے جاوین۔ تو پھر ریل۔ تار۔ ڈاک مطابع۔ اور نئی نئی آج کل ایجادین بھی ان کے پاس ہونی چاہئین۔ اور کم سے کم ہم لوگ بھی ان کی رعایا اور نوکر موجود ہون۔ پس ایسے معانی کل کے لینے غلط ہین کل کا لفظ ہان کل کا لفظ موقع اور حیثیت کے لحاظ سے بولا جاتا ہے

اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْفَضْلُ الْمُبِيْنُ۔ بے شک یہ کھلا فضل اللہ تعالےٰ کا ہے

وَحُشِرَ لِسُلَيْمٰنَ جُنُوْدُهٗ مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ وَالطَّيْرِ فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ۔ اور جمع کیا گیا۔ سلیمان کا لشکر جن اور انس اور طیر سے اور وہ [illegible] الگ بنا کر [illegible] عیسوی انیسوین صدی یا تیرہوین صدی ہجری نے ہر قوم و مذہب پر اعتراض تو پیدا کئے مگر بجائے جواب دینے کے شبہات پر شبہات اس قدر بڑھ گئے۔ کہ بعض لوگ یا علے العموم عملاً مذہب سے دست بردار ہو گئے۔ بعض مذہب کو ہنسی مین بھی اڑانے لگے۔ دوسرے اعتراضون کے ساتھ لفظ جن پر بھی اعتراض ہین۔ بعض نے لفظ جن کی ایسی توجیہ کی۔ جس کا ثبوت عربی زبان یا حضرات صحابہ سے نہین دیا گیا۔ بعض نے کہا کہ مخاطب لوگ چونکہ جن کو ایک مخلوق مانتے تھے۔ اس لئے اللہ تعالےٰ نے ان کے مسلمات کے لحاظ سے اس لفظ کو استعمال کیا۔ یہ دونون باتین غلط ہین۔ قرآن مجید مین جو کچھ بیان ہوتا ہے بلحاظ واقعات حقہ کے ہوتا ہے

جنّ کے معنے جو چیز عام نظرون مین نہ آوے۔ مثلاً آج کل طاعون کا کیڑا جو عام نظروں مین تو نہیں آسکتا۔ مگر اللہ تعالےٰ نے منکرون کے لئے حجت قائم کرنے کو اس کیڑے کو پیدا کر دیا۔ اور وہ دیکھے گئے۔ غرض شریر گندہ۔ مشرک بڑے کافر کو بھی جن کہا ہے۔ اس سے بدتر وہ ارواح خبیثہ ہین۔ جن سے بدی کے تحریک ہوتے ہین۔ حضرت سلیمان کے وقت شریر بڑے سردار اور کچھ پہاڑی لوگ بھی تھے ان کو جنّ کہا گیا ہے۔ طیر بہادر سوار عرب مین بہادرون اور عمدہ فوجون کی تعریف یہ بھی کی جاتی ہے۔ کہ ان کے ساتھ پرندے رہتے ہین یعنے یہ دشمن کو ہلاک کرتے ہین اور پھر پرندے ان کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے ہین اور ان کے دفن کا مجاز نہین ہوتا

حَتّٰۤى اِذَاۤ اَتَوْا عَلٰى وَادِ النَّمْلِ قَالَتْ نَمْلَةٌ يّٰۤاَيُّهَا النَّمْلُ ادْخُلُوْا مَسٰكِنَكُمْ لَا يَحْطِمَنَّكُمْ سُلَيْمٰنُ وَجُنُوْدُهٗ وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ۔

جب حضرت سلیمان مع لشکر وادی نمل پر پہونچا۔ تو نملہ نے کہا۔ اے نملو اپنے اپنے مکانون مین چلے جاوٗ۔ ایسا نہ ہو۔ کہ سلیمان اور اس کا لشکر تم کو کچل ڈالے۔ اور ان کو تمہارے اس کچلنے کی خبر بھی نہ ہو۔ قاموس مین جو لغت کی کتاب ہے لفظ برق کی تفصیل مین لکھا ہے۔ جہان پانیون کا ذکر کیا ہے کہ ابرقہ نملہ کے پانیون مین سے ہے۔ روس وادی مین سونے کے ذرات ریگ مین ہین۔ وہ لوگ ان باریک ذرات کو چن کر گذارہ کرتے تھے۔ اس لئے ان کا نام نملہ ہوا جیسے اب بھی پنجابی مین کیر اسائل کو کہتے ہین۔ جو ایک ایک لقمہ ہر گھر سے لے کر جمع کرتا ہے۔ ضلع شاہ پور مین ڈڈو (مینڈک) چوہا۔ لومڑ (ثعلب) وغیرہ اقوام اب بھی موجود ہین۔ پنڈ دادن خان مین کڑیانوالی گلی (کوچہ) ہے۔ اس مین قوم کیڑے رہتے ہین۔ ہارون رشید بھی [illegible] کرتے اس وادی مین گیا۔ تو اتفاقاً اوس وقت بھی ان کے نمبر دار نملہ (عورت) ہی تھی۔ اس نے ایک کیسہ سونے کے ذرات کا ہدیہ ہارون رشید کے پاس پیش کیا ہارون رشید نے تعجب کیا اور کہا۔ کہ تم غریب آدمی ہو تمہارے کام آوے گا۔ نملہ نے کہا جب حضرت سلیمان علیہ السلام اس وادی مین آئے تھے۔ تو ہمارے بڑوں نے اس کو بھی یہی ہدیہ پیش کیا تھا۔ اب تو اس اُمت کا سلیمان ہے تم کو اللہ تعالےٰ کا شکر کرنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تجھے بھی وہ موقعہ دیا ہے۔ تفسیر کبیر مین اس موقعہ پر ایک لطیفہ لکھا ہے۔ کہ نملہ نے کہا۔ کہ حضرت سلیمان علیہ السلام نے[*]

* زیر ارشاد و تعلیم والے فوج پر یہ ظن تو نہین ہو سکتا کہ وہ دیدہ و دانستہ کسی کو کچل ڈالے یا ظلم کرے۔ اس لئے بلحاظ ادب کے کہا کہ شاید ان کی بےخبری مین کسی کو نقصان پہونچے مگر رافضی لوگ کیسے بے ادب ہین۔ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ۲۳ سالہ تربیت یافتہ صحابہ کو ظالم غاصب قرار دیتے ہین

ڈاک ولایت

لوگ گرجے میں کس لیئے جاتے ہیں ؟

ولایت میں آج کل عام شکایت ہے۔ کہ چھ دن کے دنیوی کاروبار کے بعد ایک دن مذہبی رسومات اور نماز کے لئے آتا ہے۔ اور لوگ وہ دن بھی کھیل و تماشا میں گزار دیتے ہیں۔ اور تھوڑے ہیں۔ جو گرجہ کی طرف رخ کرتے ہیں لیکن جو تھوڑے سے گرجہ جاتے ہیں۔ ان کی نسبت پادری جے۔ ایس بوخر صاحب نے ایک انگریزی نظم میں اس امر کو ظاہر کیا ہے۔ کہ یہ لوگ بھی اگر گرجے جاتے ہیں تو کس واسطے۔ چونکہ یہ نظم بہت دلچسپ ہے۔ اس واسطے اس کو ہم اصل انگریزی زبان میں ہدیہ ناظرین کرتے ہیں۔ اور اس کے بالمقابل اس کا ترجمہ لکھتے ہیں جو ہمارے مکرم بھائی مولوی محمد نواب خان صاحب ثاقب منشی فاضل نے اردو نظم میں ناظرین اخبار بدر کی خاطر

Some go to church just for a walk,
Some go to stare and some to talk.
Some go there to meet a friend
Some their idle time to spend.
Some for general observation
Some for private speculation.
Some to seek or find a lover,
Some a courtship to discover
Some go there to use their eyes
And newest fashions criticise.
Some to show their own smart dress
Some their neighbours to assess.
Some to scan a robe or bonnet.
Some to price the trimming on it.
Some to learn tha latest news,
That friends at home they may amuse.
Some to gossip, false and true,
Safe hid within the sheltering pew.
Some go there to please the squire,
Some his daughters to admire.
Some the parson go to fawn
Some to lounge and some to yawn
Some to claim the parish doles.
Some for bread and some for coals.
Some because tis thought genteel,
Some to vaunt their pious zeal
Some to show how sweet they sing,
Some how loud their voices ring,
Some the preacher go to hear,
His style and voice to praise or jeer.
Some forgiveness to implore,
Some their sins to vanish o'er.
Some to sit and doze and nod,
But few to kneel and worship God.

سوال۔ کس لئے جاتے ہیں گرجا گھر میں لوگ؟ — لے کے کیا جاتے ہیں سودا سر میں لوگ؟

جواب۔ جاتے ہیں کچھ سین زیبا کے لئے — نزہت و سیر و تماشا کے لئے
گر کسی کا مدعا ہے تاکنا — دوسرے کا اصل مقصد جھانکنا ہو
ژاژ خائی کے لئے جاتا ہے ایک — یاوہ گوئی کو اگر آتا ہے ایک
گپ اڑانے کی ہے اک دل میں ترنگ — ہرزہ گوئی کا کوئی رکھتا ہے رنگ
یار کے دیدار کا بھوکا ہے ایک — آب روے دوست کا پیاسا ہے ایک
اک نکما اور نکھٹو آ گیا — وقت بے شغلی کا پورا کر چلا
بعض جاتے ہیں نگاہ عام کو — بعض عہد خاص کے انجام کو
دلربائی ایک کی کتی ہے فاش — کھینچ لائی اس کو عاشق کی تلاش
ڈھونڈتے ہیں بعض آپس کے لگاؤ — کس کو ہے کس کی طرف دل کا جھکاؤ
لڑتی ہیں آنکھیں کسی کی بار بار — تیر مژگان کے چلا کرتے ہیں وار
جان دیتا ہے نئے جوبن پہ ایک — حرف رکھتا ہے نئے فیشن پہ ایک
دوسرے کا ہے دماغ افلاک پر — ناز ہے فوق البھڑک پوشاک پر
بعض کے یہ بات ہے پیش نظر — ہمنشینوں سے اڑائیں نقد زر
باندھتا ہے ٹکٹکی ٹوپی پہ ایک — لٹو ہے پوشاک کی خوبی پہ ایک
ایک کو لاگت بتانے کی ہے دھن — چیزوں کی قیمت لگانے کی ہے دھن
بعض تازہ تازہ خبریں لائیں گے — دوستوں کا جس سے دل بہلائیں گے
آتے ہیں گرجا میں بعضے بے خلل — چھوٹی سچی ہانکتے گپ اور زٹل
ایک کے آنے کا ہے لب لباب — ہم سے خوش ہوئے کوئی والاخطاب
جا کر اکثر [illegible] کرتے ہیں بیان — بیٹیوں کی خوبیاں رعنائیاں
پادری صاحب کو خوش کرتے ہیں بعض — صرف اتنی بات پہ مرتے ہیں بعض
بعض [illegible] — [illegible] آ رہی ہو
ایک بھرتا ہے یہی نیکی کا دم — چاہتا ہے سب سے خیراتی رقم
بعض کو ہے طمع روٹی کی لگی — کوئلے کی حرص گر جائے گی تو
جاتے ہیں بعضے یہ اپنے دل میں ٹھان — چرچ جانا ہے شرافت کا نشان ہو

ہو کسی کے دل میں مذہب جوش زن ✻ مست اس نشہ میں ہیں کچھ مرد و زن ✻ کچھ سریلا راگ گانے کے لئے
اپنی خوش الحانی سنانے کیلئے ✻ واعظوں کے وعظ سننے جاتے ہیں بعض ✻ انکے حسن و قبح چننے جائیں بعض
بعض دھوتے اپنے معصیات کو ✻ التجائے عفو تقصیرات کو ✻ بیٹھنے اور اونگھنے جاتے ہیں بعض
بے خودی سے جھکنے کو جاتے ہیں بعض ✻ جاتے ہیں تھوڑے عبادت کیلئے ✻ جھکنے اور سچی اطاعت کیلئے

چین میں مسلمان

مقام الجزائر میں واقف کاران علوم شرقی کی جو کانفرنس جمع ہوئی تھی - اس میں چین کی طرف سے تانگ تسی فو نام ایک عہدہ دار شامل ہوا تھا جس نے حسب ذیل مسلمانان چین کی نسبت بیان کیا کہ :- میری پیدائش مشرقی چین کی ہے - جہاں باقی صوبوں کی نسبت مسلمانوں کی آبادی بہت ہی کم ہے - جوانی کے دن میں نے پیکن میں بغرض تحصیل علم بسر کئے - اور چند مسلمان اعیان سے میری ملاقات ہوگئی - اور رفتہ رفتہ مجھے مسلمانوں کے حالات و معاملات کا الیس وسیع علم ہوگیا - کہ ایک مرتبہ چینی حکومت نے مسلمانوں کی حالت پر رپورٹ کرنے پر مامور کیا - چینی زبان میں اسلام کو نشین ہائی یعنی خالص موحد مذہب پکارتے ہیں - میرے خیال میں اسلام چین میں رسول عربی صلعم کی عین حیات ہی یا ان کے انتقال سے چند ہی برس کے اندر پہنچگیا تھا - کیونکہ ہمارے ملک میں بہت سی پرانی مسجدیں موجود ہیں - سب سے پرانی مسجد کانٹن میں ہے - جسے مسجد یادگار مقدس پکارتے ہیں کیونکہ اس میں حضرت وہب ابو کبشہ رسول عربی صلعم کے ایک بڑے صحابی اور خالو کی قبر ہے - جعفر منصور عباس خلیفہ سے فغفور چین نے فوجی مدد مانگی - تو اس نے آٹھ ہزار جوان بھیجدیئے - یہ لوگ فغفور کی اجازت سے چین میں ہی آباد ہوگئے - ہمارے بادشاہ نے انعام واکرام سے مالا مال کردیا - اور زرخیز اراضیات عطا کیں - ان کی اولاد اب تک موجود ہے - چونکہ مردم شماری کا کوئی معقول انتظام نہیں - اس لئے مسلمانوں کی صحیح تعداد بتا سکنا مشکل ہے - تاہم میرے خیال میں وہ ساڑھے چار کروڑ سے کم نہیں یعنی کل آبادی کا دسواں حصہ ہیں مسلمان کو چینی میں خوئی پکارتے ہیں - اس لفظ کے معنے یہ ہیں کہ اس شخص نے اپنا نیک و بد خدا کے سپرد کر رکھا ہے - ان کا لباس اور ظاہری رنگ ڈھنگ بالکل دوسرے چینیوں کا سا ہے صرف عمامہ تمیزی نشان ہیں - وہ نسبتاً خوبصورت بھی ہیں ہمارے ملک میں مدت سے مذہبی آزادی رائج ہے - حکومت کسی کے مذہب سے تعرض نہیں کرتی - نہ مذہب مانع ترقی ہے - چنانچہ کئی مسلمان وزارت اور سپہ سالاری کے مدارج اعلےٰ پر پہنچ چکے ہیں اور اس وقت چین کی طرف سے جاپان میں جو سفیر ہے - وہ مسلمان ہے - مسلمان ملازمت کی بجائے تجارت کا زیادہ شوق رکھتے ہیں اور اس فن میں ان کو خاص مہارت حاصل ہے - وہ بات کے پکے ہیں - جو اقرار کریں - ضرور پورا کریں گے - فوج میں بھی وہ بکثرت داخل ہیں اور قابل افسر زیادہ تر مسلمان ہی ہیں - چنانچہ حکومت ان کی شجاعت کی وجہ سے مسلمانوں کو فوج میں بھرتی کرنے کی خاص کوشش کرتی ہے - موجودہ وزیر حرب سے پہلے جو وزیر تھا - وہ مسلمان ہی تھا - میں نہیں کہ سکتا - کہ دینی معاملات میں چینی مسلمان اپنے افریقی بھائیوں سے کچھ مختلف ہیں یا نہیں - البتہ یہ میرا مشاہدہ ہے - کہ وہ اپنی دینی زبان کے بڑے گرویدہ ہیں - فرض نماز کو باقاعدہ ادا کرتے ہیں - لڑکوں کا ختنہ کراتے ہیں - مسلمہ عورت کے سوائے کسی سے نکاح نہیں کرتے - شراب نہیں پیتے - خنزیر کا گوشت جو باقی سب باشندوں کی عام غذا ہے - نہیں کھاتے اور ہر سال بہ تعداد حج بیت اللہ کو جاتے ہیں اور اسلام چین میں حیرت انگیز بلکہ دہشت ناک حد تک وسعت پکڑ رہا ہے - کئی یورپین سلطنتوں کو خطرہ ہے کہ کہیں کل آبادی ہی کسی دن مسلمان نہ ہو جائے بڑا ذریعہ یہ ہے - کہ مسلمان تاجر چینیوں سے ان کے خورد سال بچے خرید لیتے ہیں - اور ان کو اپنے ڈھب پر پرورش کر کے مسلمان بنا لیتے ہیں - علاوہ بریں اکثر ہوتا ہے - کہ ایک ہی دن میں کوئی سالم کا سالم قبیلہ یا گروہ مسلمان ہو جاتا ہے - چینی مسلمانوں کی کئی انجمنیں اور خیراتی کاموں کی سوسائٹیاں ہیں - انہوں نے جابجا شفاخانے اور غربا لاوارث بچوں کے لئے یتیم خانے اور مامن قائم کر رکھے ہیں جنمیں غیر مسلم اشخاص بھی بخوشی داخل کر لئے جاتے ہیں - اور اس طریق سے بودہ لوگوں کے دلوں کو مسخر کر رہے ہیں - ان کے کئی اخبار ہیں - جن کو کامل آزادی حاصل ہے - وہ عربی زبان مگر حروف میں شائع ہوتے ہیں - ان میں علما اور اصحاب تصنیف کی بھی کمی نہیں - مگر ان کی توجہ جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے - زیادہ تر تجارت کی طرف ہے اور کئی مسلمان تاجر ہمارے ہاں اتنے غنی ہیں - کہ ان کی دولت کا شمار نہیں ہو سکتا - اس کے باوصف تواضع و خوش اخلاقی میں بھی فرد ہیں (صادق الاخبار)

بنگہ - ضلع جالندھر سے خبر آئی ہے - کہ اسی تاریخ کو یہ زلزلہ سخت محسوس ہوا - سوئے ہوئے لوگ بیدار ہو گئے - ایک احمدی کے گھر کے پاس کچھ ہندو رہتے ہیں وہ زلزلہ دیکھ کر کہنے لگے - کہ مرزا صاحب کا کہنا ٹھیک ہوتا جاتا ہے

نظم

اے بے حیاؤ کچھ تمہیں خوف خدا نہیں
دل سے قرآن کے ساتھ محبت ذرا نہیں
کرتے ہو پورا لینے کے معنے توفّی کے
پورے سے کیا مراد ہے دیتے پتا نہیں
عیسیٰ میں کیا کمی تھی کہ پھر پورا ہوگیا
ہاتھوں کی پاؤں کی یا کوئی عضو تھا نہیں
کہتے ہیں پورا ہوگیا مردے کو لوگ عام
تم نے یہ ہندوؤں سے کبھی بھی سنا نہیں
کیا کھا لیا ہے جس سے کہ الو ہی بن گئے
تم میں حیا و شرم و ذکا کچھ رہا نہیں
کہتے ہو خاص عیسے کو لاکھوں رسول تھے
مانو لیا تو تم کو کیں ہوگیا - نہیں
مالک جو دو جہان کا تھا وہ فوت ہو چکا
عیسے میں کیا خدائی تھی اب تک مرا نہیں
ہے وہ ہزار برس سے زندہ خدا کے پاس
پھر کس حیا سے کہتے ہو ابن خدا نہیں
احمدؐ کے فوت ہونے پہ کچھ بھی دھیان نہیں
کیا تم عدو ہو ہر دو سرا نہیں
نام اپنا کیوں رکھاتے ہو مسلم منافقو
بتسمالو کہ تم کو کوئی روکتا نہیں
اور تم کو کچھ پیار بھی ہے مبلغات سے
اسلام میں تو روٹی ہے مال و قبا نہیں
سچ ہے کہ اس مسیح کو تم مانو کس طرح
اس نے تو مال و زر تمہیں کچھ بھی دیا نہیں
تم کو تو یہ گمان تھا کہ لوٹیں مچائیں گے
جو کچھ تمہارے زعم میں تھا وہ ہوا نہیں
مانگو دعائیں مہدی خونی نکل پڑے
تم میں کوئی بھی صاحب فضل و تقی نہیں
چولے ہی لمبے پہن کے بنتے ہو اولیاء
لیکن نباتے چولے کہیں اولیا - نہیں
گرا اولیائی چولوں ہی پر ہوتی منحصر
پھر مسخرہ کوئی بھی چولے سوا نہیں
اب بھی ہے وقت توبہ کرو ورنہ چپ رہو
یہ فحش بکنا شرع میں ہرگز روا نہیں
عالم کہا کے گالیاں دیتے ہو گندیاں
اب بھی بیہودہ ہونا تمہارا کھلا - نہیں

لو جتے یعنی چینے - * میراسی

[illegible]

ان گالیون سے انکا تو کچھ بھی گیا نہین
سب سے زیادہ گالیان کھائین رسول نے
آخر وہی مظفر و غالب ہُوا نہین؟
ویسے ہی ہوتا جاتا ہے یہ مہدی کامیاب
تم سے جو ہو سکا ہے وہ کیا کچھ کیا نہین؟
فتوے لگائے کفر کے پھر حاکموں کی پاس
جا کر کہا کہ باغی ہے یہ باوفا نہین
سرکار کے لئے ہے وجود اس کا خوفناک
گر اس کو مارا جائے تو کچھ بھی برا نہین
پھر بھی نہ باز آئے یہ بھائی یزید کے
جا کر کہا عیسائیونکو تم مین حیا نہین
عیسے کو قادیانی نے مردہ بنا دیا
لیکن عیسائی مین کوئی بھی کچھ بولتا نہین
القصہ اُن سے قتل کا دعویٰ کرا دیا
پھر خوش ہوئے کہ مرنا کا اسکو بچا نہین
مسجد مین جا کے ناکین رگڑ خاک کر ہی دین
وہ کوئی بد دعا ہے جو کی ہاتھ اٹھا نہین
لمبی عبائین پہن کے جا کر گواہی دی
پھر اس کو انکے حال سے کون آشنا نہین
جتنا کسی مین زور تھا مست تے لگا لیا
اچھا ہُوا دلون مین یہ ارمان رہا نہین
عبدالرشید تھک گیا سارا جہان اخیر
لیکن خدا کا مرد جہان سے تھکا نہین

خاکسار محمد عبدالرشید احمدی بٹالوی

چین مین قدیم یہود

اخبار ہندوستان بمبئی گارڈین سے ناقل ہے کہ چین کے عین وسط مین ایک یہودی بستی ہے۔ مگر یہ لوگ کسی جدید زمانہ مین آکر یہاں آباد نہین ہوئے۔ بلکہ وہ یہان کی آبادی کا ایک خاص حصہ ہین۔ بعض خیال کرتے ہین کہ وہ شمال مغرب کی طرف سے براہ خشکی تاتار کے پرے سے یہاں آئے ہین۔ اور یہ بھی خیال کیا جاتا ہے۔ کہ وہ سن مسیحی کے آغاز مین بابل سے آکر یہان آباد ہوئے ہین اور اغلباً دو ہزار برس سے چین مین ہین۔ چینی لوگ کہتے ہین۔ کہ وہ ایک فرقہ ہے۔ جو چھٹے لنگا لڈاتے ہین۔ یا نیلی ٹوپی پہننے والے محمدی ہین۔ کسی زمانے مین یہ بستی بڑی آباد تھی۔ مگر اب قریباً چار سو آدمی کی آبادی ہے جو چین کے بطن مین ایک چھوٹے سے شہر کائیفنگ مین رہتے ہین۔ یہ شہر ساحل بحر سے قریب چار سو میل دور ہے۔ کئی صدیاں گذرین کہ وہاں پر ان کا ایک بڑا خوبصورت عبادت خانہ تھا۔ مگر اب وہ برباد ہو گیا ہے۔ ان کے پاس ابھی تک ایک دو تختیاں ہین۔ جن پر پرانے عہدنامہ کے ابتدائی حصوں مین سے عبرانی زبان مین کئی ایک مقامات کندہ ہین اور ان کے پاس توریت کے کئی ایک طومار بھی ہین۔ ان یہودیوں مین سے کئی ایک بدھ مذہب کے پیرو ہو گئے ہین۔ بعضوں نے مولسروس کے امتحانات پاس کر لئے ہین۔ اور اب چینی اہل علم مین شمار ہوتے ہین۔ اغلب ہے۔ کہ دو تین پشتون کے بعد وہ وہان کے باشندے متصور ہو جائین گے۔ وہان پر مشنریون کے فارن ایجنٹ بھی ہین۔ جو ان مین منادی کرتے ہین اور امید ہے کہ ان مین سے بعض مسیحی بھی ہو گئے ہین فقط

حضرت مسیح کے زمانہ سے بہت پہلے یہود کا ممالک افغانستان۔ کشمیر۔ تبت اور چین وغیرہ مین آباد ہونا کئی طرح سے ثابت ہے۔ یہی باعث ہے کہ حضرت مسیح نے کہا تھا۔ کہ مین پراگندہ بھیڑوں کی طرف رسول ہون اور اسی پراگندگی نے ان کو بہت لمبے لمبے سفرون پر مجبور کیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہُوا۔ کہ وہ بالآخر کشمیر مین فوت ہوئے اور شہر سری نگر مین دفن ہوئے جہاں آنجنابی کی قبر اب تک موجود ہے۔ جیسا کہ مضمون بالا مین بھی مندرج ہے۔ یہود کی عادت تھی۔ کہ جس ملک مین جاتے۔ وہان کے لوگون سے متاثر ہو کر انہیں کا مذہب اور رسوم عادات اختیار کر لیتے۔ چنانچہ کشمیر کے یہودی ہندو ہی بن گئے اور کچھ بدھ مذہب بن گئے (بدر)

ضروری اطلاع

رسالہ نورالدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوش خط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے۔ قیمت علاوہ محصولڈاک ۸ / رہے۔ درخواستین اس پتہ پر ہون
سیٹھ عبدالواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جمیل سنگھ۔ امرتسر

خریداران اخبار

خریداران بدر سے گذارش ہے۔ کہ مہربانی فرما کر دفتر بدر کی خط و کتابت مین اپنی چٹ کے نمبر کا حوالہ ضرور دیوین تاکہ تعمیل ارشاد مین سہولت ہو۔ بعض اوقات نمبر چٹ کا حوالہ نہ دینے کی وجہ سے نام تلاش کرنے مین بڑی دقت ہوتی ہے۔ ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ نام نہین ملتا جس کی وجہ سے تعمیل ارشاد مین کوتاہی ہو کر شکائیت کا موقع بن جاتا ہے۔ لہذا التماس ہے۔ کہ ہر ایک صاحب بوقت خط و کتابت اپنی چٹ کے نمبر سے آگاہ فرماوین۔ جو چٹ کے سرے پر چھپا ہوا ہوتا ہے۔ ضرور لکھین۔ تاکہ تعمیل مین توقف نہ ہو

سیر ہند

ملتان مین ایک عیسائی بمعہ اپنی بیوی بچون کے مسلمان ہو گیا ہے

(تہذیب النسوان)

خبر ہے۔ کہ حضور پرنس آف ویلز کے آنے پر مہاراجہ صاحب کشمیر کو کامل اختیارات عطا ہون گے

کلکتہ مین دو خوفناک چوریان ہوئین۔ مسٹر ای آئی ٹمل اپنی عورت کو چھوڑ کر کہین ناچ گانا سننے گئے تھے پیچھے چور پڑے۔ گیارہ ہزار کے جواہر لے گئے۔ اور مسٹر محمود مرزا کے ہان چور پڑے۔ پانسو روپیہ نقد۔ ۳۳۔ اشرفیان اور ۶۱۳۵ کے جواہرات لے گئے

احمد آباد مین طوفان سے ایک سو میل تار بہ گیا

خان بہادر محمد برکت علیخان صاحب رئیس لاہور نے وفات پائی

نوشہرہ سے ساڑھے چھ میل کے فاصلہ پر ایک نئی چھاونی قائم ہوگی

توسیع ریل۔ پشاور سرحد افغانستان تک ہو گی

نواب محمد فضل خانصاحب ڈپٹی کمشنر جھنگ کے ہان نوے ہزار کی چوری ہو گئی

زلزلہ زدگان کانگڑہ کی رفع تکلیف کا چندہ گیارہ لاکھ اناسی ہزار تک جمع ہُوا۔

سوموار کو بوقت شام کلکتہ مین تقسیم بنگالہ کے خلاف عظیم جلسہ ہُوا۔ بیس ہزار سے زیادہ تھے

پولٹاوہ اور پریسوائٹ نام روسی جہاز۔ پورٹ آرتھر سے جاپان کو لے گئے۔ ٹھیک ٹھاک ہین

ان غرق شدہ جہازون کو جاپانیون نے نکالا مرمت کیا۔ صحیح و سالم۔ یہان سے چلدیئے ہین

جنگ روس و جاپان

صلح کانفرنس کا اجلاس شروع ہو گیا۔ تین گھنٹے صبح اور اڑہائی گھنٹے شام کو ہر روز اجلاس ہوتا ہے۔ جاپانی مختار نے روسی مختار کو اپنی شرائط کا تحریری کاغذ دیدیا ہے۔ وہ بھی تحریری جواب دیں گے (تار خبر ۱۰ اگست)

آمریکہ میں ییلو فیور کا بڑا زور ہے۔ شہر نیواور لینز میں ۶۸۹ واقعات ہوئے اور ۱۲۲ موتیں ہوئیں

ریاست چنادیری واقعہ ٹراونکور کے سپرنٹنڈنٹ مسٹر لی ماخوذ ہیں۔ مخبری ہوئی ہے۔ کہ مسٹر لی نے ایک قلی کو قتل کر دیا ہے

زلزلہ ۔ ڈلہوزی میں ۳۔ اگست ۱۹۰۵ء کو زلزلہ کا تیز دہکا لگا

۱۹۰۴ء میں پیشیور انسٹی ٹیوٹ بے ٹے دیا میں ۹۲ ھ کتے کے کاٹے ہوئے مریضوں کا علاج ہوا۔ جن میں ۲۲۸ یورپین تھے۔ کسی بیماری میں یورپین باوجود اس قدر قلیل تعداد کے جو ان کی ہندوستان میں ہے اس کثرت کے ساتھ مبتلا نہیں ہوتے۔ اس کی وجہ صرف کتوں کی محبت ہے

چین کے شہر کنکیانگ کے مشن سکول پر ۲۸۔ اپریل کو جب کہ تمام طلبہ اور اساتذہ گرجہ میں دعا مانگ رہے تھے۔ ناگہاں بجلی گری۔ کئی ایک کے بدن جہلس گئے اور بے ہوش ہو گئے۔ ایسا ہی موری کے درمیان دو مس صاحبان پر بجلی گری۔ مگر صرف پوشاک جلی (نور افشان) مقام اناکلون میں نئے مذہبی جوش کے عیسائی گیت گانے میں مصروف تھے۔ کہ ان پر بجلی گری دو مر گئے۔ تمسو بے ہوش ہو کر گر پڑے

اخبار قادیان

حضرت بمعہ احباب بخیریت ہیں ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب بعہدہ اسسٹنٹ سرجن مقرر ہو کر دہلی تشریف لے گئے۔ حکیم فضل الدین صاحب اپنے بعض خانگی امور کے فیصلہ کے واسطے حضرت سے چند روز کی رخصت حاصل کر کے بھیرہ تشریف لے گئے

صلح کے لئے جاپان نے آٹھ شرطیں پیش کی ہیں (۱) خرچہ جنگ دیا جائے (۲) جزیرہ سگھالین جاپانیوں کے قبضہ میں رہے (۳) صوبہ لیاؤ ٹنگ میں روس کی تمام رعائتیں فسخ کی جائیں (۵) ہاربین سے جنوب کی ریل جاپانی رہیگی (۶) ملک کوریا پر جاپانی سرپرستی رہے (۷) مشرق میں روس کی بحری طاقت محدود رہے (۸) منچوریا میں روس کو جو رعائتیں تھیں۔ وہ چین کو واپس دی جائیں

وفات عبدالقیوم

حضرت ابی المکرم مولوی نورالدین صاحب کا چھوٹا لڑکا عبدالقیوم نام ۱۲۔ اگست ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر وفات پاگیا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون

یہ عزیز بچہ پہلے بھی اکثر بیمار رہتا تھا۔ لیکن کوئی دو ہفتہ ہوئے۔ مرض خسرہ میں گرفتار ہو کر پھر اس کی حالت درست نہیں ہوئی۔ اس کی عمر ایک سال گیارہ ماہ تھی۔ نماز جنازہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام شامل ہوئے۔ مگر آپ نے مولویصاحب کو ہی پیش امام بنایا۔ مولوی صاحب نے اس بچہ کی وفات سے تھوڑی دیر پہلے ایک رقعہ اخبار میں چھاپنے کے واسطے ارسال فرمایا تھا۔ جس کو ہم ذیل میں درج کرتے ہیں

السلام علیکم۔ ورحمۃ اللّٰہ و برکاتہ۔

احباب برادران و عزیزان

آپ لوگوں میں سے بہت ہیں۔ جنہوں نے مجھے تعزیت کے خطوط لکھے اور میں سچ کہتا ہوں۔ کہ ان کی تحریر نے مجھ پر خصوصیت سے محبت بڑھانے کا اثر کیا ہے۔ فجزاہم اللّٰہ احسن الجزا اب میں سب کا جواب دوں۔ اور ان کا شکریہ کرتے ہوئے جزاکم اللّٰہ احسن الجزاء لکھوں۔ تو کم سے کم نصف آنہ خرچ ہوتا ہے۔ اور آپ لوگوں پر ضروری اخراجات کے اور بہت بوجھ ہیں۔ دینی ضروریات کا ایک سلسلہ ہے۔ جو روز افزوں ہے۔ بلکہ ممکن ہے۔ کہ بعض کے لئے ابتلا کا باعث ہو۔ ہاں اگر ان اخراجات کے نتائج کا واقعی علم ہو۔ تو پھر سچ یہ ہے۔ کہ بوجھ ہی معلوم نہ ہوگا۔ اور بہت سے بھی ہیں۔ جن کو بوجھ معلوم نہیں ہوتا۔ یہی خرچ اگر ایک جگہ جمع ہو جاتا۔ تو کوئی بڑا دینی کام نکلتا۔ اب آج میرا چھوٹا بچہ بہت بیمار ہے۔ مجھے ڈر لگتا ہے۔ کہ اس کی صحت کی خوشی اور دوسرے پہلو میں غم کے خطوط پھر ہونگے۔ اس لئے میری درخواست ہے۔ کہ بجائے اس کے کہ مجھے ایسے خطوط لکھے جاویں آپ صاحبان ان خرچوں کو جمع کر کے دینی کاموں میں لگادیں۔ یہ میرا دلی جوش ہے۔ اور مجھے ڈر ہے کہ ایسے اخراجات کہیں اسراف میں داخل نہ ہوں اللّٰہ تعالےٰ اپنے فضل سے آپ کو فراست عطا فرماوے۔ وان ارید الا الاصلاح ما استطعت وما توفیقی الا باللّٰہ۔ دعائیں کرو اللّٰہ کریم ابتلاؤں سے بچائے اور آویں تو صراط المستقیم پر ثابت قدمی عطا فرماوے۔ نورالدین۔

یہ رقعہ اس امر کا سبق دیتا ہے۔ کہ متقی غم کی حالت میں بھی کیسا خشیت اللّٰہ کی راہ پر قدم مارتا ہے اور دنیاداروں کی طرح بیہودہ جزع و فزع اور بے صبری میں نہیں پڑتا

دفن سے پہلے مولویصاحب نے عبدالقیوم کا مونہہ کفن میں سے کھولا۔ اور بوسہ دیا۔ اور آپ کی آنکھیں پرآب ہو گئیں۔ اس پر دفن کے بعد فرمایا

"میں نے بچہ کا مونہہ اس واسطے نہیں کھولا تھا کہ مجھے کچھ گھبراہٹ تھی بلکہ اس لئے کہ سنت پوری ہو۔ آنحضرت کا بیٹا ابراہیم جب فوت ہوا تھا۔ تو آنحضرت نے اس کا مونہہ چوما تھا اور آپ کے آنسو بہ نکلیں۔ اور آپ نے اللّٰہ تعالےٰ کی مدح کی اور فرمایا۔ کہ جدائی تو تھوڑی دیر کے لئے بھی پسند نہیں ہوتی۔ پر ہم خدا کے فعلوں پر راضی ہیں۔ اسی سنت کو پورا کرنے کیواسطے میں نے بھی اس کا منہ کھولا اور چوما۔ یہ خدا کا فضل ہے۔ اور خوشی کا مقام ہے۔ کہ کسی سنت کے پورا کرنے کا موقعہ عطا ہو"

پھر فرمایا۔ خدا نے ہم کو کیسا رسول عطا کیا کہ وہ ہر حالت میں ہمارا غمگسار ہے۔ اور ہر حال میں ہم کو خوشی دینے والا ہے

نماز جنازہ کے بعد دفن سے پہلے ایک شخص نے مولوی صاحب سے سوال کیا۔ کہ معصوم بچے جو مر جاتے ہیں ان کی نسبت کیا حکم آیا ہے۔ آیا ان سے مواخذہ ہوگا یا نہیں ہوگا۔ مولوی صاحب نے فرمایا۔

"حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ قیامت کو جب خدا تعالےٰ اپنی مخلوق سے سوال کرے گا۔ کہ تم نے میرے رسولوں کو کیا جواب دیا۔ تو پانچ قسم کے لوگ ہوں گے جو اپنے آپکو خدا کے سامنے معذور پیش کریں گے ۱۔ بچے۔ ۲۔ بہت بوڑھے ۳۔ بہرے۔ ۴۔ دیوانے۔ ۵۔ وہ لوگ جن کے کانوں میں خدا کے رسول کی آواز نہیں پہنچی۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا تم کو موقع دیا جاتا ہے اور تمہیں تبلیغ کیجاتی ہے۔ اس لئے اسوقت انکی طرف رسول بھیجے جائیں گے وہ جانتا ہے کہ کون لوگ ماننے والے ہیں اور کون نہیں۔ لیکن خدا کی طرف سے رسول کا مبعوث ہونا اور تبلیغ کا ہونا ضروری ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ اس مقام پر بعض لوگ نادانی سے اعتراض کرتے ہیں کہ وہ تبلیغ اور آزمائش کا موقعہ نہیں بلکہ جزا اور سزا کا وقت ہے یہ انکی غلطی ہے۔ جزاء اور سزا کا مقام جنت اور دوزخ اس کا نام ہے ان میں داخل ہونے سے پہلے سب آزمائش کا وقت ہے۔ فرمایا مصیبت انسان پر دو طرح آتی ہیں۔ یا تو خدا کی رضا یا اس کے غضب سے انسان کی خوش قسمتی ہے کہ خدا کی رضا ہو۔ لیکن اس کا علم انسان کو ہونا مشکل ہے ہاں کسیوقت خدا علم دیدے۔ تو یہ اس کا فضل ہے۔ فرمایا یہ جو دعا کیجاتی ہے کہ اے اللّٰہ اس بچہ کو ہمارے واسطے فرط اور شفیع بنا تو آخر وہ فرط اور شفیع بننے کے قابل ہوگئے تب ہی بن سکینگے۔ ہم تو کچی پکی اگی ہیں

پا برہنہ چلنا مفید ہے

ہندوستان میں پہلے زمانہ کے لوگ پا برہنہ چلنا مفید سمجھتے تھے۔ لیکن نئی روشنی کے پودہ نے اس کو حیوانیت مین شمار کیا ہے۔ حال مین ایک جرمن ڈاکٹر صاحب نے ہندوستان کے پرانے خیالات کے آدمیون کی تائید کی ہے وہ کہتے ہین۔ کہ پا برہنہ چلنے سے انسان بے شمار عوارض سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ انسان بوٹ ڈانٹنے کو نہیں بنایا گیا تھا۔ بلکہ پاپیادہ چلنے کو۔ جوتہ پہننے سے پیرون مین ڈھیلے پڑجاتے ہین۔ صاحب بہادر عورتوں کو بھی بوٹ پہننے سے منع کرتے ہین۔ فقط (دلور افشان)

ایڈیٹر بدر۔ یسوع مسیح کی جسقدر تصاویر عیسائیوں نے بنائی ہین۔ ان سب مین عموماً یسوع کو پا برہنہ چلتا پھرتا دکھایا گیا ہے۔ اگرچہ یہ تصاویر یسوع مثل اس کی خدائی کے فرضی اور یورپین کاری گرون کے دماغ کا اختراع ہین۔ تاہم جو ان کاریگرون نے اس زمانہ کے لوگوں کے طرز لباس و آرائش اور ایسے لوگوں کی حیثیت کے مطابق وہ تصاویر بنائی ہین جن مین یسوع شامل تھا۔ اس لحاظ سے بھی عیسائی لوگوں کو مناسب ہے۔ کہ اپنے خداوند کی سنت کے مطابق پا برہنہ چلا کرین۔ مگر یہان تو ایسی الٹی راہ اختیار کی جاتی ہے۔ کہ ہمارے ملک کے چوہڑے چمار بھی جب بپتسمہ (یا بقول ان کے تسمہ) لیتے ہین۔ تو انکا پہلا کام یہی ہوتا ہے۔ کہ کوئی ٹوٹا پھوٹا بوٹ لے اور اس کو رسّی کے تسمہ سے باندھ کر صاحب بن جائین۔ شاید ان کے نزدیک بپتسمہ کی حقیقت بوٹ کے تسمہ تک ہی محدود ہے۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

جاوا و سوماٹرا مین جو کبھی اول سے آخر تک اسلامی حکومت کے تابع تھے۔ اب صرف دو باجگذار اسلامی ریاستین رسورۃ راٹے اور جو کچھ باقی رہ گئی ہین۔ اور وہ بھی برائے نام۔ آبادی زیادہ تر مسلمانوں کی ہے۔ لیکن تعلیم کا نام و نشان نہین۔ اور اکثر باشندوں کی حیثیت معمولی مزدور سے زیادہ نہیں دہقانی آبادی جو کچھ کاشت کرتی ہے۔ اس کی تمام پیداوار حکومت لے لیتی ہے۔ عرب تجار کو پہلے سفر کی اجازت نہ تھی۔ اب پروانہ سفر لے کر وہ راہ داری تو کر سکتے ہین۔ لیکن یہ پروانہ صرف انہی کو ملے گا۔ جو دس روپیہ سالانہ ادا کرین

فیخ اخبا طان

نے ایک مراکشی گورنر مسمی جدائی پاشا کے مفصل حالات یہ دکھانے کے لئے شایع کئے ہین۔ کہ مراکو کے اندرونی انتظام کی اصل کیا کیفیت ہے۔ اس شخص نے رعایا پر جو کچھ ظلم و ستم کیا۔ اس کا کچھ اندازہ اسی سے ہو سکتا ہے۔ کہ پچھلے دنوں اس نے کسی اپنے علاقہ مین تبدیلی کرانے کے لئے تین لاکھ روپے کے تحائف وزرائے سلطنت مین تقسیم کئے۔ جو شخص تحائف پر اس قدر خرچ کر سکتا ہے ظاہر ہے۔ کہ اس نے اپنے لئے کس قدر جمع کیا ہوگا اور اس نے رعایا کا خون کیسی بیدردی سے چوسا ہوگا۔ حکومت نے اسے علاقہ مالی کی گورنری پر مامور کیا۔ مگر جب وہ پہنچا۔ تو باشندگان شہر نے جو اس کی غیر معمولی سفاکی و بے رحمی سے آگاہ تھے۔ دروازے بند کر لئے اور اسے شہر مین داخل نہ ہونے دیا۔ ہمعصر مذکور اس شخص کے مظالم کے تفصیلی واقعات شائع کر کے سوال کرتا ہے۔ کہ جس سلطنت کے انتظام کی یہ حالت ہو۔ کیا وہ قایم رکھے جانے کی کبھی مستحق ہو سکتی ہے۔ اس تحریر مین ممکن ہے کہ کچھ مبالغہ بھی ہو۔ لیکن اس میں کلام نہین کہ ملک کی حالت ناگفتہ بہ ہے۔ مراکشی حکومت کو حسن اتفاق اور فضل ایزدی سے قیصر جرمنی کی طفیل اب پھر چند سال کی مہلت مل گئی ہے۔ اگر اس موقعہ کو بھی بیکار ہاتھ سے جانے دیا۔ تو آج فرانس کے پنجہ سے اس کا محفوظ رہنا کوئی بڑی بات نہ ہوگی۔ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی آخر ایک دن کوئی طاقتور اس بیدست و پا شکار کو دبوچ لے گا۔

ایک فرانسیسی مدبر

کہتا ہے۔ کہ جزیرہ نماعرب مین حالت سخت نازک ہوتی رہی ہے وہاں ترکی حکومت کا خاتمہ ہوا چاہتا ہے۔ فرانس پر واجب ہے کہ وہ انگلستان کے ساتھ مل کر اس شکار مین سے خود ہی کچھ حصہ حاصل کرے۔ مگر مدبر مذکور موسیو کور تلمون کو سخت دہوکہ ہوا ہے جب تک ایک ترک بھی سلامت ہے حرمین پر کسی غیر کا قبضہ ناممکن ہے۔ وہ خیالی اندیشوں اور فضول دور اندیشیون سے خواہ مخواہ اپنے آپ کو نڈھال نہ کرے۔

رسید زر

تاریخ	نام	شہر	قیمت
۲۵ جولائی ۱۹۰۵ء	محمد اکمل آف گولیکے	گجرات	ا ر
” ” ”	شیخ کرم الٰہی صاحب	ظفروال	عہ ۸

۲۶ جولائی ۱۹۰۵ء	احمد دین صاحب۔ منارہ نور پور	عہ ۸
” ” ”	غلام حسن صاحب گنگی والہ	عہ ۸
۲۷ ” ”	عبد الرحمان صاحب امرتسر	عہ ۸
۳۰ ” ”	ماسٹر شیر محمد صاحب معرفت میاں معراج الدین صاحب	عہ ۸
	سیٹھ اسمٰعیل آدم صاحب بمبئی بمد اعانت	عہ

ضروری اطلاع

رسالہ نور الدین جس مین فاضل مصنف نے بعد نظر ثانی کسی قدر اضافہ کیا ہے۔ خوشخط عمدہ کاغذ پر چھپ کر تیار ہے قیمت علاوہ محصولڈاک ۸۰ ر ہے درخواستین اس پتہ پر ہون

سیٹھ عبد الواحد ہدایت اللہ مرچنٹ و کمیشن ایجنٹ
کٹڑہ جیمل سنگھ امرتسر

اُجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	ایک ماہ	یکبار
پورا صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف صفحہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
پورا کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
نصف کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
ربع کالم	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ ر۔ لیکن عہ روپیہ سے کم اُجرت کا اشتہار نہین لیا جاوے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ فی سینکڑہ اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جاوے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ کر لین۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے۔ اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والوں کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ اُن کے اشتہار کی اُجرت سالانہ [illegible] روپیہ کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اُجرت [illegible] روپیہ سالانہ ہوگی۔ ان کو اخبار مفت لیکن محصولڈاک انہیں دینا پڑے گا۔

ضرورت ہے

کارخانہ اخبار بدر کیواسطے ایک لائق اور تجربہ کار پریسمین اور ایک خوشنویس کاتب (جو عربی اور فارسی خط ہر دو لکھ سکے) اور ایک سنگساز کی ضرورت ہے تنخواہ حسب لیاقت ہوگی درخواستین بمعہ نقول سندات اور نمونہ خط بنام مینیجر اخبار بدر قادیان پنجاب

بلد پریس قادیان میں میاں معراج الدین عمر پرنٹر پبلشر کے لئے چھاپا گیا
تاریخ اشاعت ۱۳۔ اگست ۱۹۰۵ء